136269 ـ لنگڑا پن اور وسوسے میں مبتلا شخص سے شادی کرنا

سوال

میری عمر پچیس برس ہے اور ایك برس سے میری منگنی ہو چکی ہے وہ لڑکا مجھ سے ایك برس بڑا ہے، اور پرومگرمنگ انجینئر ہے، میری مشکل کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ:

اس نوجوان میں پیدائشی اور وراثی نقص پایا جاتا ہے کہ ایك پاؤں سے لنگڑا ہے اور شدید لنگڑا پن ہے، ابتدا میں تو میں نے اس عیب کی کوئی پرواہ نہ کی، لیکن اب محسوس کرنے لگی ہوں کہ یہ عیب میرا اس کے ساتھ تعلقات پر اثرانداز ہوگا، لیکن اس کی جانب سے مجھ میں ہر روز دلچسپی بڑھ رہی ہے اور تعلقات گھرے ہوتے جا رہے ہیں.

وہ ایك دیندار نوجوان ہے، اور اپنے کام میں اللہ سے ڈر اور تقوی اختیار کرتا ہے، اور بہت سارے امور میں عدل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور کسی پر ظلم نہیں کرتا، لیکن اسے زندگی کا بہت کم تجربہ ہے، اس لیے کہ اپاہچ ہونے کی بنا پر اس کے والدین نے اسے گھیر رکھا ہے.

لیکن وہ خود اپنے آپ کو تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور مستقل طور پر اپنے معاملات کو دیکھتا ہے، حتی کہ بعض اوقات تو مجھ سے دریافت کرتا ہے کہ " کیا اس نے صحیح جواب دیا، اور کیا اس طرح صحیح تھا ؟

دوسرا حصہ:

میرے قصے کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اس نے نوجوان نے منگنی کے بعد مجھے بتایا کہ وہ پریشانی اور وسوسے کا شکار رہتا ہے، خاص کر وضوء اور طہارت میں، حتی کہ بیس منٹ تك وضوء ہی کرتا رہتا ہے، اور پریشانی اتنی ہوتی ہے کہ بعض اوقات تو اسے اپنی زندگی بھی اچھی نہیں لگتی، اور سمجھتا ہے کہ زندگی کا کوئی فائدہ نہیں، اور جب یہ پریشانی ختم ہو جاتی ہے تو وہ پھر اپنی حالت میں واپس آ جاتا ہے.

اور بعض اوقات اسے دوائی کھانی پڑتی ہے، لیکن اب ایك برس سے وہ دوائی نہیں کھا رہا، لیکن اس میں کچھ ایجابی اشیاء بھی پائی جاتی ہیں: وہ بہت اچھا اور کریم ہے، عدل کرنے والا ہے ظلم پسند نہیں کرتا، اور دیندار ہے، میرے خیال میں وہ میرے متعلق اللہ کا تقوی اختیار کریگا، اور اس دوسروں کی رائے سننے پر بہت قدرت حاصل ہے، اور ممکن ہے کہ دلائل ہوں تو وہ مطمئن بھی ہو جائے.

لیکن وہ شخصیت کے اعتبار سے کمزور اور ضعیف ہے اور بہت صراحت کرنے والا ہے، اور قابل احترام خاندان سے تعلق رکھتا ہے، لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ شادی میں والد صاحب اسے جو مال دیں وہ شادی کے بعد سارا واپس کریگا، کیونکہ اسے اس مال میں شك ہے، کیونکہ وہ رقم بنك میں رکھی گئی ہے، اب ہم شادی کی تیاری کر رہے ہیں، مجھے یہ معلوم نہیں ہو رہا کہ آیا میرا یہ اختیار صحیح ہے یا نہیں ؟

اور کیا میں اس کے ساتھ زندگی بسر کر سکوں گی، اور اس کے اثرانداز ہوئے بغیر اپنے ملنے والوں سے تعلقات رکھ سکوں گی یا نہیں ؟

میں اس موضوع کو دو طرح سے دیکھ رہی ہوں: ایک تو دینی اعتبار سے اور دوسرا دنیاوی اعتبار سے.
دینی اعتبار سے اس طرح کہ: میں کیسی ایسے شخص کو چاہتی ہو جو میرے متعلق اللہ سے ڈرے اور تقوی اختیار کرے اور میں اس کی زندگی میں اس کی ممد و معاون بنوں، خاص کر جب مجھے وہ یہ کہہ رہا ہے کہ جب سے میری اس کے ساتھ پہچان ہوئی ہے اس وقت سے اس میں بہت تبدیلی پیدا ہوئی ہے.
اور دنیاوی اعتبار سے یہ کہ: میں کسی ایسے شخص کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتی ہوں جس کے ساتھ رہتے ہوئے مجھے شرم محسوس نہ ہو، یہ علم میں رہے کہ وہ مجھے بہت زیادہ چاہتا ہے، اس کی زندگی میں آنے ولی پہلی لڑکی میں ہی ہوں، وہ ہمیشہ مجھے یہی کہتا ہے کہ: وہ بہت سارے نفسیاتی مراحل سے گزرا ہے، چاہے کلاس میں دوسرے لڑکے ہوں - وہ لڑکے اس کے ساتھ کھیلنے کے لیے تیار نہیں ہوتے تھے - یا پھر دوسرے لوگ.
اس کے نتیجہ میں اس کا کوئی دوست نہیں، اب تك سوائے ایك کے کوئی اور دوست نہیں ہے، وہ بھی ا سکا چچا زاد بھائی ہے، وہ اس پر تیار ہے کہ میری سہیلیوں کے خاوندوں کے ساتھ دوستی لگائے، اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوك کرے.
اب تو وہ نظم و ضبط اختیار کرنے لگا ہے، اور اس کی زندگی قابل اعتماد بن رہی ہے، میرے ساتھ اس کا تعلق گہرا ہو چکا ہے، اور اس سوچ پر کہ میری زندگی میں آنے والا یہ پہلا نوجوان ہے، اس سے قبل میں نے کسی لڑکے سے بات چیت نہیں کی، اور نہ ہی کسی سے تعلق قائم کیا ہے، برائے مہربانی آپ مجھے معلومات فراہم کریں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس نوجوان سے شادی کرنے یا نہ کرنے کا معاملہ آپ کے ذمہ ہے، اور اس میں آپ نے ہی فیصلہ کرنا ہے، کیونکہ اس کی مکمل حالت تو آپ ہی جانتی ہیں، اور اس کے واقع سے آپ باخبر ہیں، اور یہ چیز آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس کی بیماری اور اس کے تصرفات کو کہاں تك برداشت کر سکتی ہیں یا نہیں، آپ کا اس کے بارہ میں باریك بینی سے دقیق اوصاف بیان کرنا، اور اس کی حالت و واقع کو بیان کرنے سے معاملہ بالكل واضح ہو جاتا ہے، اس لیے فیصلہ آپ نے ہی کرنا ہے.

لیکن یہاں ہم آپ کی دو چیزوں پر تنبیہ کرنا چاہتے ہیں:

اول:

رہا مسئلہ لنگڑا پن کا جس میں اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے مبتلا کر رکھا ہے، یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں جس کی طرف التفا کیا جائے، یہ بہت آسان ہے، خاص کر جب اس شخص میں اچھی صفات پائی جاتی ہیں، بلکہ بہت سارے

سلف علماء کرام بھی لنگڑا پن میں مبتلا تھے، اور وہ امام و فقہاء اور زہداء کے مرتبہ پر تھے، بلکہ مجاہد بھی تھے، لیکن اس کے باوجود ان کے اس عیب نے اللہ تعالی کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ میں کمی نہ کی، اور نہ ہی لوگوں میں ان کا مقام و مرتبہ کم ہوا.

ان لوگوں میں درج ذیل افراد شامل تھے:

1 ـ عمرو بن جموع انصاری صحابی رسول تھے.

2 ـ یزید بن عبد اللہ بن اسامۃ بن الهاد الليثي، یہ اہل مدینہ میں سے ہیں اور امام زہری سے روایت کرتے ہیں، اور ان سے امام مالك، لیث بن سعد، اور ابن عیینۃ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں، (139) ہجری میں فوت ہوئے، ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی.

دیکھیں: الثقات لابن حبان (7 / 617).

3 ـ علمۃ بن قیس بن عبد اللہ.

امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ عراق کے فقیہ امام ابو شبل النخعی الکوفی ہیں.

یہ فقیہ اور نیك و صالح امام تھے، قرآن مجید بہت اچھی آواز سے پڑھتے تھے، جو ان سے منقول کیا جاتا ہے اس میں ثبت ہیں، صاحب خیر و ورع ہیں، یہ طریقہ و فضل و صفات میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مشابہ تھے، اور لنگڑے تھے.

دیکھیں: تذکرۃ الحفاظ للذہبی (1 / 39).

4 ـ القائد موسی بن نصیر ابو عبد الرحمن.

ابن عساکر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

انہوں نے اندلس فتح کیا، اور یہ لنگڑے تھے.

دیکھیں: تاریخ دمشق (61 / 212).

امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ بڑی پختہ رائے والے، اور خوفناك قسم كے لنگڑے تھے.

دیكھیں: سیر اعلام النبلاء (4 / 497).

ان كے علاوہ بہت زیادہ اہل علم و اطاعت و زہد اور قائد و مجاہد تھے.

اس كے باوجود اگر آپ دیكھیں كہ یہ عیب آپ كے تعلقات پر اثرانداز ہوگا، تو اس سلسلہ میں فیصلہ آپ كے سپرد ہے، اور منگنی ختم كرنے میں كوئی حرج نہیں.

دوم:

رہا شدید وسوسہ كی بیماری كا تو یہ بیماری ہو سكتا ہے بڑھ كر طہارت سے نماز اور پھر شادی اور پھر سب سے خطرناك چیز عقیدہ میں جا پہنچےگا، اور یہ ایك ایسا معاملہ ہے جو آپ كی زندگی اجیرن كر دیگا، تو اس طرح نہ تو آپ شادی كی نعمت پا سكیں گی، اور نہ ہی استقرار ہوگا.

ہم بیان كر چكے ہیں كہ اس قسم كا وسوسہ حیات زوجیت پر اثرانداز ہو سكتا ہے، اس طرح نہ تو یہ اپنی اصل پر قائم رہے گی اور یہ نفرت كا باعث بننے والےعیوب میں شامل ہوگا، اس كی تفصیل دیكھنے كے لیے آپ سوال نمبر (96273) كے جواب كا مطالعہ ضرور كریں.

اس وسوسہ كا علاج ذكر و اذكار اور اللہ كی اطاعت كرنا اور وسوسہ كی طرف دھیان نہ دینا، اور بعض اوقات ماہر نفسیات سے رابطہ كرنا ہوگا.

مزید آپ سوال نمبر (39684) اور (41027) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كریں.

اس بنا پر ہم آپ كو یہ تجویز دیتے ہیں كہ آپ اس كا نفسیاتی علاج شروع كرا دیں، اور آپ اس كی اس كے ساتھ كھڑی ہوں اور اسے دلیری دیں، اور رخصتی میں تاخیر كریں حتی كہ اللہ كے فضل و كرم سے اس كے برے اثرات ختم ہو جائیں اور آخر میں ہم اس پر متنبہ كریں گے كہ:

منگیتر اپنی منگیتر كے لیے اجنبی مرد كی حثییت ركھتا ہے اس سے اس كے ساتھ خلوت كرنا، اور مصافحہ كرنا جائز نہیں اور نہ ہی وہ بغیر پردہ كے سامنے آ سكتی ہے.

اور جب اسے اس كے ساتھ بیٹھنے كی ضرورت پیش آئے تو اس وقت آپ كا كوئی محرم ساتھ ہونا ضروری ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ آپ كو دنیا و آخرت كی سعادت مندی نصیب فرمائے.

والله اعلم .